فیض احمد فیض

سوال: نظم "نثار میں تیری گلیوں کے" کے حوالے سے فیض کی شاعری جدوجہد کی شاعری تبصرہ وتنقید کیجئے۔

جواب: فیض رومان پسند شاعر ہیں محبوب کی گھنی زلفوں کے ساتھ ساتھ وطن سے محبت آپ کی شاعری کا خاصا ہے اس نظم میں فیض وطن سے محبت کا بر ملا اظہار کرتے ہیں وطن سے ازلی محبت کا اظہار پس پس زنداں ہو یا جلاوطنی کے دن اُن کی شاعری کو شاہکار بنادیا ہے قاری کو باور کراتا ہے کہ اس شاعر کا خمیر محبت سے اُٹھا ہے اس نظم میں وہ طنز پر انداز میں بات کرتے ہیں کہ میرے وطن میں تیری گلیوں پر اپنی جان قربان کردوں یہاں ایسی ایسی پابندیاں لگیں ہیں کہ حق بات کہنے والوں کو کوئی جینے نہیں دیتا اگر تجھ سے محبت کرنے والا اپنی چاہت کا اظہار کرنا بھی چاہے تو نہیں کرسکتا کیونکہ چہار سو خونخوار کتوں کا بسیرا ہے اور اُن سے بچنے کے لیے پھر تک میسر نہیں

"نثار میں تیری گلیوں کے اے وطن کے جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے "

ہے اہل دل کے لیے اب یہ نظم سبت وکشاد کہ سنگ وخشت مفید ہیں اور سنگ آزاد زبانوں پر تالے لگ چکے ہیں قانون اندھا ہوچکا ہے عوام کے حقوق سلب کرلیے گئے ہیں فیض نے اپنے اردگرد کا مشاہدہ بڑی گہرائی اور گہرائی سے کیا ہے کہ ظلم وستم کرنے والوں کے حیلے بہانوں کی کمی نہیں وہ ظلم ڈھانے کا جواز تلاش کرلیتے ہیں اور تیرے نام لیوا اتنے مشکل حالات میں جی رہے ہیں کہ ان کے پاس تدبیر کا سامان بھی موجود نہیں اس ملک پر مفاد پرست اور ہوس کے

مارے ہوئے حکمران مسلط ہو چکے ہیں اب ہم انصاف کے لیے علم کیسے بلند کرسکتے ہیں جبکہ مصنف کے فیصلے بھی دباؤ کے تحت ہوتے ہیں اے وطن ہمیں افسوس ہے کہ ہم تیری جدائی کے دکھ کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں ہمارے شب و روز اسی غم میں گزر رہے ہیں۔ فیض کی شاعری میں ایک امید بھی ہے اور وہ امید اپنے محبوب کی یاد سے وابستہ کرتے ہیں اُن کی نظم کو پڑھ کر لگتا ہے کہ وہ وطن کی محبت اور اپنے عشق کے درمیان اُلجھ سے گئے ہیں دراصل فیض کی طبیعت رومانوی ہے وہ گھنی زولفوں کو اپنا موضوع سخن اور ذہنی طور پر وطن تصور کرتے ہیں لیکن جب ان کی نگاہ کھیتوں پر پڑتی ہے جن میں بھوک اگتی ہے تو ان کا موضوع بدل جاتا ہے مگر عین اس وقت وہ غریبوں اور درد مندوں کی حمایت کی دشت وفا کی طرف سر گرم ہونے کا ارادہ باندھ رہے ہوتے ہیں تو دست صبا کا کوئی موہوم سا اشارہ انہیں وادئی کا کل ولب کی سیاحت پر مائل کر دیتا ہے وہ آخیری وقت تک فیصلہ نہ کرسکے کہ ان کی صحیح سمت کیا ہے؟

وہ بار بار جاناں کو چھوڑ کر دوراں کی طرف بڑھتے ہیں مُڑ مُڑ کر دیکھتے ہیں بلکہ پلٹ بھی پڑتے ہیں پھر بڑھتے پھر بڑھتے ہیں پھر پلٹتے ہیں فیض کی شاعری رومان و انقلاب کی اسی کشمکش سے عبادت ہے۔اور یہاں پر بھی جب قید خانہ تاریکی میں غرق ہو گیااور روشندان سے روشنی کی کرنیں ماند پڑ گئیں تو میرا دل یہ سمجھا کہ تیری مانگ میں ستارے جھلملا رہے ہوں گے اس قید خانے میں زنجیروں کی چمک کر میرا دل پُکار اٹھا کہ ضرور صبح ہو گئی ہو گی اور سورج نے تیرے چہرے کو تابناک کر دیا ہو گا وطن کی محبت سے سر شار فیض فرماتے ہیں کہ میری زندگی کے دن رات اس قید خانے میں ایسے ہی پسر ہو رہے ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ ظلم کی کالی رات جتنی بھی طویل اور بھیانک ہو آزادی کی صبح ضرور آئے گی۔

فیض اس حقیقت سے آشکار کرتے ہیں کہ انسانیت ہمیشہ ظلم کے خلاف نبرد آزما رہی ہے ظلم کرنے والوں کا کوئی نیا انداز یا طریقہ نہیں ہے اور نہ ہی پر خلوص و محبت سے بھرپور لوگوں کی ادا جدا گانہ ہے اس ظلم و بربریت کے دور میں بھی ہم ناممکن کو ممکن کرتے ہیں اس لیے ظالم کا انجام اور ہماری جیت کوئی انہونی بات نہیں ہے۔

فیض دوسرے شاعروں کو طرح اپنی بند نصیبی کا گلہ آسمان سے نہیں کرتے یعنی وہ تقدیر کو برا نہیں کہتے ہیں بلکہ انہیں کامل یقین ہے کہاس دنیا کے ظالموں کا انجام ایک دن بہت برا ہو گا ظلم و استبدار کا دیو ایک دن فنا ہو جائے گا اس لیئے وہ وطن سے جدائی کے دن صبر تحمل سے گزراتے ہیں اور دل میلا نہیں کرتے۔

فیض اُمید کا دامن مضبوطی سے تھامے استقلال سے کھڑے ہیں کہ اے وطن اگر آج میں تجھ سے جدا ہوں گا تو کوئی غم نہیں مجھے معلوم ہے کہ یہ جدائی کی رات عارضی ہے زنداں کی سختیاں میرے لیے معمولی بات ہے مجھے یہ مژدہ جانفزا ملا ہے کہ اے وطن تجھ سے دوری کے دن اب ختم ہونے والے ہیں اور ایک دن میں پھر اپنے دوست احباب کے ہمراہ ہونگا اگر آج ظالم کی قسمت کا ستارہ عروج پر ہے تو کیا ہوا میرا ایمان ہے کہ ظالم جتنا بھی طاقتور ہو گا ظلم جتنا بھی بھیانک ہو یہ مٹنے کے لیے ہے یہ چند روزہ طاقت نیست و نابود ہونے کے لیے ہیں حق کا بول بالا ہو گا۔ اے میرے پیارے وطن تیری محبت اور استحکام کیلیئے ہم کچھ بھی کرسکتے ہیں ہم مظلوم لوگوں کے پاس اے وطن تجھے اوج ثریا تک پہنچانے کے لیے تمام ہتھیار موجود ہیں مجھے یقین ہے ظلم کے مہیب سائے اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں ایک نئی صبح ہمارے لیے عدل و انصاف اور خوشحالی کا پیغام دے گی۔